21401-مالدار لوگ کافر حکومت کی جانب سے فقراء کے لیے مخصوص کردہ اشیاء حاصل کر لیتے ہیں

سوال

یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں کچھ مسلمان اشخاص غذائی کوپن حاصل کرتے ہیں، یہ کوپن حکومت فقراء کو دیتی ہے جن کے پاس کافی رقم نہیں ہوتی، یہ (مالدار) لوگ بنکوں میں اپنی رقم کی معلومات مخفی رکھتے ہیں تاکہ وہ ان کوپن کے مستحق بن سکیں، جب میں انہیں نصیحت کرتا ہوں تو جواب میں کہتے ہیں کہ یہ حرام نہیں کیونکہ ہم کسی اسلامی ملک سے تعاون حاصل تو نہیں کرتے، کیا یہ صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

شرعی عذر کے بغیر اور شرعی شروط کے
ساتھ آپ کا کافر ملک میں بسنا جائز نہیں، اس کا بیان کئی ایک بار ہو چکا ہے، اس کی
تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (
12866) اور (
6154) کے جوابات کا
مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

مستحقین کے علاوہ کسی اور کو یہ کوپن
حاصل کرنے حلال نہیں، چاہے دینے والا ملک مسلمان ہو یا کافر ملک، کیونکہ اس حالت
میں یہ کوپن حاصل کرنے والا کاذب اور جھوٹے کے حکم میں داخل ہوتا ہے، اور اللہ
تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جھوٹ اور کذب بیانی حرام کی ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" منافق کی تین علامتیں اور نشانیاں
ہیں : جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب اس کے
پاس امانت رکھی جائے تو امانت میں خیانت کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح
مسلم حدیث نمبر (59).

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنھما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" یقینا سچائی اور صدق نیکی کی طرف
لے جاتی ہے، اور نیکی جنت کی راہنمائی کرتی ہے، اور یقینا ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے
حتی کہ وہ صدیق بن جاتا ہے، اور یقینا کذب بیانی اور جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے،
اور بے شک فجور آگ کی طرف راہنمائی کرتا ہے، یقینا ایک شخص جھوٹ بولتا اور کذب
بیانی کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالی کے ہاں وہ جھوٹا اور کذاب لکھ دیا جاتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5743) صحیح
مسلم حدیث نمبر (2607)

اور اسی طرح یہ لوگوں کا ناحق مال
کھانا بھی ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اور تم اپنا مال آپس میں باطل اور
ناحق نہ کھایا کرو}** البقرۃ (188).

اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز
نہیں کہ وہ بغیر کسی ضرورت کے لوگوں سے ان کا مال مانگتا پھرے، جبکہ وہ محتاج بھی
نہ ہو، امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم شریف میں حدیث بیان کی ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

" جس نے مال زیادہ کرنے کے لیے لوگوں
سے ان کا مال مانگا، تو وہ انگارے مانگ رہا ہے، لھذا وہ چاہے تو اسے کم کرلے یا
پھر زیادہ کرتا رہے "

معنی یہ ہے کہ: اس نے بغیر کسی
محتاجگی کے صرف زیادہ مال جمع کرنے کے لیے لوگوں سے مانگا. یہ حافظ کا قول ہے.

سوم:

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان بدترین
قسم کے افعال سے اجتناب کریں، یہ افعال ایسے ہیں جو صرف ان کے اپنے لیے ہی برے نہیں
بلکہ یہ تو ان کے دین کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتے، تو اس طرح کفار کے لیے ان کے
یہ فعل دین اسلام میں طعن و تشنیع کرنے کا باعث بنیں گے، اور دین کی مخالفت کا سبب
بھی.

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تو ان
فقراء اور مساکین قسم کے لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتے اور
لوگوں سے مال طلب نہیں کرتے.

فرمان باری تعالی ہے:

**{صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو
اللہ تعالی کی راہ میں روک دیے گئے ہیں، جو زمین میں چل پھر نہیں سکتے، نادان لوگ
ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے دیکھ کر
قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے، وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے، تم جو کچھ مال
خرچ کرو تو اللہ تعالی اس کو جاننے والا ہے}** البقرۃ (273).

تو پھر اس شخص کیا حال ہو گا جو نہ
تو فقیر ہے اور نہ ہی محتاج اور ضرورتمند لیکن اس کے باوجود لوگوں سے مانگتا پھرے،
تو کیا وہ قابل تعریف اور مدح کے قابل ہے؟

واللہ اعلم.